

واضح کر دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ بلاشبہ بہشت میں حوریں ملیں گی، لیکن ہم ان میں اپنا ذوق نظر کہاں پاسکتے ہیں اور ہمیں تسکین کیونکر ہو سکتی ہے؟ اے محبوب حقیقی! وہاں تیرا جلوہ میسر آنا چاہیے۔ وہی ذوق نظر کا سرمایہ اور وہی تسکین خاطر کا واحد ذریعہ ہے۔

۲۔ شرح : اے محبوب! تو میرے قتل کے بعد مجھے اپنے کوچے میں دفن نہ کر، کیونکہ لوگ میری قبر کا نشان پا کر تیرے گھر کے دروازے پر پہنچنے لگیں گے اور میرا جذبہ رشک اس کا روادار نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ عاشق کو اپنی عظمت و شہرت کا پورا یقین ہے۔ وہ دفن ہو گا تو لوگوں کو عظمت و شہرت کی بنا پر قبر تک آنے کا بہانہ ملتا رہے گا۔ اس طرح انھیں تیرے گھر کا نشان مل جائے گا۔

ایک پہلو یہ بھی ہے کہ لوگوں میں مشہور ہو جائے گا، دیکھو فلاں نے فلاں کو قتل کر دیا اور اپنے کوچے ہی میں اس کی قبر بنادی۔ اس طرح قتل کا بھید کھل جائے گا اور ممکن ہے، لوگ تجھ سے مواخذے کا سوال اٹھالیں۔

۳۔ شرح : آج تم نے ساقی کا منصب اختیار کر لیا اور شراب پلا رہے ہو۔ خدا کے لیے اپنے اس منصب ہی کا پاس و لحاظ کرو اور جتنی پلا سکتے ہو، پلا دو، ورنہ بہر رات ہمیں جتنی ملتی ہے، پی لیتے ہیں اور مطمئن ہیں تمہاری ساقی گری کے لیے تو تھوڑی پلانا کچھ باعثِ عزت نہیں۔

۴۔ شرح : خود مرزا غالب اس شعر کا مفہوم قاضی عبدالجلیل جنوں کو لکھتے ہوئے یوں واضح کرتے ہیں۔

”یہ مضمون کچھ آغا نہ چاہتا ہے۔ یعنی شاعر کو ایک قاصد کی ضرورت ہوئی، مگر کھٹکا یہ ہے کہ قاصد کہیں محبوب پر عاشق نہ ہو جائے ایک دوست اس عاشق کا، ایک شخص کو لایا اور اس نے عاشق سے کہا کہ یہ آدمی وضعدار اور معتمد علیہ ہے۔ میں ضامن ہوں کہ